سوائے فرار کے اُن کیلئے کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ ان کی صوفیانہ تقریروں کا ایکدم میں خاتمہ ہو رہیگا۔ ان کی چکنی چپڑی باتیں دین سے ناواقف لوگ نہ سنیں نہ مؤثر ہوں۔ قاعدہ کی بات ہے۔ " اگر تنہا پیش قاضی روی راضی آئی "۔ اُن بے علم بیچاروں کو اپنے گھر کی تو کوئی خبر نہیں ہوتی کہ اس میں کیا دھرا ہے۔ جو کسی نے کہا مان لیا۔ مرزائی گھاس تلے سانپ ہیں" ان سے ڈرتے ہی رہنا چاہیئے۔

فاتح قادیان زندہ باد۔ والسلام

کسوفِ مرزا

(۳)

" یہ سلسلہ مرقع ۲ سے شروع ہوا ۳ میں درج ہو کر ۴ میں نہیں ہو سکا۔ قابل نامہ نگار نے اس مضمون میں حدیث کسوف پر مفصل بحث کی ہے۔ پہلے روایت کی تنقید کی پھر اس روایت کا مرزا صاحب کے حق میں نہ ہونے پر آج سے پہلے سات دلیلیں دی ہیں۔ آج آٹھویں دلیل سے شروع ہے" (مدیر)

آٹھویں وجہ مرزا صاحب کے اس روایت کا مصداق نہ ہونے کی یہ ہے کہ ان کے وقت جو گرہن ہوا ہے وہ انہی معمولی تاریخوں میں ہوا جن میں عموماً ہوا کرتا ہے۔ حالانکہ اس روایت میں مہدی کے وقت واقع ہونے والے گرہن کو بینظیر کہا گیا ہے۔ اس کا جواب مرزا صاحب یہ دیتے ہیں۔

" اس جگہ لم تکونا کا لفظ آیتین سے متعلق ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ یہ دونوں نشان بجز مہدی کے پہلے اس سے اور کسی کو عطا نہیں کئے گئے۔ پس اس جگہ یہ کہاں سے سمجھا گیا کہ یہ کسوف خسوف خارق عادت

ہوگا۔ بھلا اس میں وہ کونسا لفظ ہے جس سے خارق عادت سمجھا جائے
× × سو پیشگوئی کا بھی یہی مفہوم ہے کہ یہ نشان کسی دوسرے مدعی کو نہیں دیا گیا خواہ صادق ہو یا کاذب صرف مہدی موعود کو دیا گیا ہے۔" (صفحہ ۴۷/۴۸ ضمیمہ انجام آتھم)

اس کے جواب میں سب سے پہلے روایت کے اصل الفاظ پیش کئے دیتا ہوں۔ ملاحظہ ہو۔

ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض تنکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ و لم تکونا منذ خلق اللہ السموات والارض۔

"چاند گرہن پہلی رمضان کو اور سورج گرہن اس کے نصف میں ہوگا اور یہ دونوں جب سے زمین و آسمان پیدا کئے گئے ہیں کبھی واقع نہیں ہوئے۔"

ناظرین کرام! للہ انصاف کیجئے کہ اس روایت میں کسوف خسوف کو بے نظیر کہا گیا ہے یا نہیں؟ کیا اس روایت میں کوئی ایسا لفظ ہے کہ یہ کسوف خسوف کسی مدعی نبوت و رسالت کے عہد میں تو نہیں ہوئے ہونگے۔ مگر ویسے کئی دفعہ وقوع پذیر ہوتے رہینگے۔ ہرگز نہیں۔ خود مرزا صاحب متوفی شروع شروع میں جبکہ انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ مجھ سے پہلے بھی اسطرح کے گرہنوں کا اجتماع ماہ رمضان کے اندر خاصکر انہی تاریخوں میں ہوتا رہا ہے' اس روایت کا یہی مطلب بیان کرتے رہے ہے کہ یہ گرہن ایسے نہیں کہ ان کی نظیر آج سے پہلے کبھی نہیں پائی گئی۔ بلکہ لوگوں کو للکارتے رہے کہ اگر تم سچے ہو تو پیش کرو۔ بلکہ بڑی تحدی کے ساتھ کہتے رہے کہ میرے مخالفوں میں ہرگز سکت نہیں ہے کہ اس قسم کا کسوف خسوف مجھ سے پہلے واقع شدہ دکھا سکیں۔ لیکن جب

علماء کرام نے کئی ایک نظیریں اس گرہن کی زمانہ سابق میں ثابت کر دیں تو آپ نے ان کے سامنے ان الفاظ میں ہتھیار ڈالے۔

"ہمارے زمانہ سے پہلے بھی رمضان میں کسوف خسوف ہوا ہے ہمیں اس سے انکار نہیں۔" (الحکم ۲۶-مارچ ۱۹۰۸ء)

اسی طرح حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۹۶/۱۹۷ میں ان کا اقرار موجود ہے۔ لیکن چونکہ اس تسلیم سے ان کی یہ دلیل ٹوٹ جاتی تھی اس لئے اس تسلیم کے ساتھ ہی حقیقۃ الوحی میں یہ پیچ لگائی کہ

"اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ رمضان کے مہینہ میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے۔" (ص ۱۹۶ حقیقۃ الوحی)

جناب مرزا صاحب کی اس نئی پیچی کاری کے رد نیز کسوف خسوف مندرجہ دارقطنی کے واقعی بے نظیر اور خارق عادت ہونے کے ثبوت میں ہم مرزا صاحب ہی کی تحریر پیش کئے دیتے ہیں۔ سنئے! مرزا جی نے جس کسوف خسوف کو اپنی علامت بتایا ہے وہ ۱۸۹۴ء میں ہوا۔ اس کے قریباً ایک ماہ بعد مرزا صاحب اپنی کتاب نور الحق حصہ دوم کے صفحہ ۵۶ تا ۵۸ میں رقمطراز ہیں۔

"بعض جاہل نادان یہ بات کہتے ہیں کہ اگرچہ چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان میں ہو گیا × × مگر ہم کو یہ تسلی نہیں کہ کبھی پہلے زمانہ میں یہ واقع نہیں ہوا۔ اور اس کی غرابت اہل ادیان کے نزدیک ثابت نہیں پس ہم کیونکر یقین کریں۔ مگر جواب یہ ہے کہ اے نادانو اور سفیہو یہ حدیث خاتم الانبیاء کی طرف سے ہے اور یہ حدیث دارقطنی میں لکھی ہے جس کی تالیف پر ہزار برس سے زیادہ گذرا۔ پس پوچھ لو ان سے اگر تمہیں شک ہے تو ہمارے لئے کوئی ایسی کتاب یا اخبار نکالو جس میں تمہارا دعوٰے صاف دلیل کے ساتھ پایا جائے اور کوئی ایسا

قائل پیش کرو کہ اس قسم کا خسوف کسوف اس نے دیکھا ہو اگر تم سچے ہو اور تمہیں ہرگز قدرت نہیں ہوگی کہ اس کی نظیر پیش کر سکو۔ پس تم جھوٹوں کی پیروی مت کرو۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ علماء سلف اس نشان کے منتظر تھے × × × پس اگر کسی قرن میں پاتے تو ضرور اس کا ذکر کرتے اور فراموش نہ کرتے × × اور تمہیں معلوم ہے کہ ان کی کتابیں مسلسل طور پر تالیف ہوتی چلی آئی ہیں مگر ان میں اس نشان کا کچھ ذکر نہیں کیا گیا۔ تیرا یہ ظن ہے کہ انہوں نے غفلت کی وجہ سے یہ ذکر چھوڑ دیا۔ اگر تو ایسا ذکر کرتا ہے تو تو نے بہتان باندھا × × اور تو جانتا ہے کہ وہ لوگ حوادث زمانہ کے جمع کرنے پر بہت حریص تھے۔ اور جو کچھ چاند اور سورج پر امور عارض ہوتے تھے ان کے لکھنے کے لئے آمادہ رہتے تھے۔ پس جس شخص نے یہ زعم کیا کہ یہ خسوف کسوف پہلے بھی واقع ہو گیا اس نے مفتریات کی پیروی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں پر جھوٹوں کی بات کو ترجیح دی × × تمہیں طاقت نہیں کہ اس کسوف خسوف کی کوئی اور نظیر پیش کر سکو۔ پس خدا تعالےٰ کے نشانوں سے روگردانی مت کرو۔"

(نور الحق حصہ دوم مطبوعہ مئی ۱۸۹۴ء صفحہ ۶۲)

بھائیو! دیکھو کس زور شور سے ان گرہنوں کی نظیر طلب کرتے ہوئے ان کو بے نظیر ماننے میں شک کرنے والوں کو ڈانٹتے ہیں کہ چونکہ صادق رسول کی حدیث میں اس کو بےنظیر کہا گیا ہے لہذا اسکے بےنظیر ہونے میں شک وشبہ کرنیوالے نادان اور سفیہ ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ کوئی ایسا قائل پیش کرو جو کہتا ہو کہ میں نے اسطرح کا گرہن دیکھا ہے تم ہرگز پیش نہ کر سکو گے۔ آگے چلکر فرماتے ہیں کہ یہ ظن کرنا کہ شائد سلف نے بوجہ غفلت ایسے گرہن کا ذکر نہ کیا ہو یہ "بہتان ہے"۔ اس پر دلیل یہ دیتے ہیں کہ وہ لوگ حوادث زمانہ کے جمع کرنے پر حریص تھے اور جو کچھ چاند اور سورج پر امور عارض ہوتے

تھے ان کے دیکھنے کیلئے آمادہ تھے۔" ناظرین کرام! کیا اب بھی آپ کو یہ تسلیم کرنے میں کچھ تردد ہے کہ اس روایت میں واقعی اس گرہن کو بینظیر قرار دیا گیا ہے اور مرزا صاحب (جنہوں نے اپنی اس مرقومہ بالا تحریر میں لکھا تھا۔ "پس جس شخص نے یہ زعم کیا یہ خسوف کسوف پہلے بھی واقع ہو گیا اس نے مفتریات کی پیروی کی اور رسول اللہ کی باتوں پر جھوٹوں کی بات کو ترجیح دی") بقول خود مفتریات کی پیروی کرنے والے اور رسول اللہ کی باتوں پر کاذبین کے اقوال کو ترجیح دینے والے ہیں کیونکہ آپ نے اس عبارت کے بعد کھلے الفاظ میں یہ تسلیم کیا ہے کہ ہاں مجھ سے پہلے بھی ایسا گرہن ہو چکا ہے۔ پھر اس کے بعد مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ "تمہیں طاقت نہیں کہ اس کسوف خسوف کی کوئی اور نظیر پیش کر سکو۔" بھائیو! ہماری طاقت کا لوہا تو مرزا صاحب نے ایسا مانا کہ صاف الفاظ میں اقرار کیا کہ ہاں مجھ سے پہلے ایسا ہو چکا ہے"۔ ہاں اسکے ساتھ جو دوسری پیچ آپ نے لگائی تھی اس کا ردہم نے اپنی کی مرقومہ بالا تحریر سے پیش کر دیا۔ مرزا صاحب کا یہ برہان واقعی آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ۔ "قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بیحیا اور سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے۔ سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے اور ان کی نظر سے وہ امور اسوقت تک مخفی رکھے جاتے ہیں جبتک خدا تعالےٰ کی قضاء و قدر نازل ہو جائے"۔ (ص۵ حاشیہ استفتاء)

ہم بصدق دل مرزا صاحب کی اس تحریر پر ایمان لاتے ہوئے ان کے رد میں انکی ہی تحریرات پیش کر کے احمدی امت کو متوجہ کرتے ہیں وہ بھی اسپر غور فرمائے۔

الحاصل جو روایت مرزا جی نے اپنے وقت کے گرہن کی تصدیق میں پیش کی تھی اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مہدی موعود کے وقت ہونیوالا خسوف کسوف نرالی اور انوکھی قسم کا ہوگا اور جب سے زمین و آسمان پیدا کئے گئے ہیں اسطرح کا گرہن کبھی رونما نہیں ہوا ہوگا۔ نہ ایسا کسوف خسوف جو قدیم سے ہوتا چلا آیا ہے جیسا کہ جناب قادیانی پیش کرتے ہیں جو خود

اقرار کرتے ہیں کہ ایسا کسوف خسوف پہلے بھی ہو چکا ہے۔ (...)